REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD. NO. P/GDP-3.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۶ — شمارہ ۱۳

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ: سالانہ ۱۵ روپے — ششماہی ۸ روپے — غیر ممالک ۳۰ روپے — فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۹۷ ہجری — ۳۱ امان ۱۳۵۶ ہش — ۳۱ مارچ ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۸ امان (مارچ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے آنے والے ایک دوست کی زبانی موصولہ مؤرخہ ۲۵ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

”حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مؤرخہ ۲۵ مارچ کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں تشریف لاکر نمازِ جمعہ پڑھائی اور مختصر سا خطبہ ارشاد فرمایا۔ البتہ گزشتہ چند روز علیل رہنے کے باعث حضور کمزوری محسوس فرما رہے تھے۔“

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

● حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع اندر کے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

قادیان ۲۸ امان (مارچ) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالےٰ (نیچے ملاحظہ فرمایئے)

نائیجیریا میں پانچ لاکھ روپیہ کے مصرف سے احمدیہ سیکنڈری سکول کی ایک نئی عمارت کا افتتاح!

جماعتِ احمدیہ مسلمانوں کی بے مثال خدمت سرانجام دے رہی ہے!!

مقامی چیفس اور اعلیٰ سرکاری حکام کا اعتراف!!!

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا نے بذریعہ کیبل گرام یہ اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس نصرت جہاں کے زیرِ اہتمام عمیشا کے مقام پر پانچ لاکھ روپیہ کے مصرف سے احمدیہ سیکنڈری سکول کی نئی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ ۷ مارچ کو اس کا افتتاح عمل میں آیا۔ جس میں علاقہ کے چیفس، وزارتِ تعلیم کے اعلیٰ حکام اور مقامی افسران شامل ہوئے۔ اور انہوں نے جماعتِ احمدیہ کی بے نظیر اسلامی خدمات کا اعتراف کیا۔

آمدہ کیبل گرام کا ترجمہ درجِ ذیل کیا جاتا ہے :—

”لیگوس ۹ مارچ - ۷ مارچ ۱۹۷۷ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عمیشا کے مقام پر پانچ لاکھ روپیہ کے مصرف سے مجلس نصرت جہاں کے زیرِ اہتمام قائم ہونے والے احمدیہ سیکنڈری سکول کی نئی عمارت کے افتتاح کی تاریخی تقریب عمل میں آئی۔ الحمد للہ۔ اس تقریب میں علاقہ کے متعدد چیفس اور وزارتِ تعلیم کے اعلیٰ حکام اور مقامی افسران شامل ہوئے اور انہوں نے اعتراف کیا کہ اِس تعلیمی ادارہ کے ذریعہ جو پورے ڈویژن کا دوسرا تعلیمی ادارہ ہے، جماعتِ احمدیہ نے مسلمانوں کی بے مثال خدمت سرانجام دی ہے۔“

(اجمل شاہد)

اجابِ جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس نئی عمارت کا افتتاح ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ اور جماعتِ احمدیہ کو بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

(الفضل مؤرخہ ۱۶/۳/۷۷)

نائیجیریا میں دو مقامات پر مساجد زیرِ تعمیر ہیں!

احبابِ جماعت سے درخواستِ دُعا !!

مبلغ نائیجیریا مکرم صفی الرحمٰن صاحب خورشید سنوری نے اپنی ایک حالیہ رپورٹ میں اپنی تبلیغی و تربیتی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :-

”خاکسار اِن دنوں اجیبوڈے کے مقام پر قیام پذیر ہے۔ اور تبلیغِ اسلام کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ اِس علاقہ میں جو احمدی جماعتیں قائم ہیں وہ خدا کے فضل و کرم سے بیدار ہیں۔ اور اپنی مساجد اور تبلیغی مشن ہاؤسز تعمیر کرنے کے لئے کوشاں ہیں چنانچہ اِن دونوں جماعتوں میں مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔

احبابِ جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے اموال میں برکت بخشے اور انہیں جلد از جلد خدائے واحد و یگانہ کے گھروں کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس علاقہ کو اسلام کے نور سے منوّر کردے۔ آمین!

✵ فریضۂ حج ادا کرنے والے نائیجیرین احمدی :-

مکرم الحاج ایم ایم جیدبو صاحب جماعتِ احمدیہ لیگوس نائیجیریا سے تحریر فرماتے ہیں کہ :

اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میری اہلیہ نیز نائیجیریا کے دو اور احمدی دوستوں کو حج بیت اللہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہ حج ہم نے رکشہ میں کیا اور اب ہم بخیریت واپس اپنے ملک پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ!

۴۴ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ!

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان ؛

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳۱ امان ۱۳۵۶ ہش

مرکز میں عوامی حکومت کی تشکیل

ماہِ مارچ کے آخری ہفتہ میں لوک سبھا کے انتخابات ہوئے۔ عوام نے اپنی آزادانہ رائے سے اپنے پسند کے نمائندوں کے حق میں ووٹ دیئے اس طرح اسی ہفتہ مرکز میں نئی عوامی حکومت کی تشکیل عمل میں آئی۔ جنتا پارٹی کے لیڈر جناب مرارجی ڈیسائی نے ملک کے نئے وزیر اعظم کے طور پر مع اپنے ساتھی وزراء کے کام شروع کردیا ہے۔ جن ولولہ انگیز عزائم کے ساتھ نئی عوامی حکومت نے ملک کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی ہے، ہماری دُعا ہے کہ وہ مادرِ وطن کی تعمیر و ترقی اور اُس کو دنیا میں سربلند رکھنے میں کامیاب ہو اور عوام سے جو وعدے کئے ہیں ان کو عمل کے میدان میں بحُسن و خوبی پُورے کرنے کے قابل بن سکیں ——!

لوک سبھا (پارلیمنٹ) کے چھٹے عام انتخابات کا اعلان ہوتے ہی ملک بھر میں جو جنتا لہر چلی۔ اور جس جوش و خروش کے ساتھ عوام نے اس میں حصّہ لیا، اس سے ملک کی سیاسی بیداری اور ملک کی تعمیر و ترقی میں عوام کی گہری دلچسپی کا کافی حد تک اندازہ ہوجاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہوگیا کہ کسی بھی جمہوری ملک میں درحقیقت عوام ہی سیاسی طاقت کا سرچشمہ ہوتے ہیں۔ اُن کی منشاء اور مرضی کے خلاف کوئی بھی حکومت چل نہیں سکتی۔ کسی بھی جمہوری ملک میں پُر امن سیاسی انقلاب لانے کا واحد قانونی طریق یہی ہے کہ انتخابات کے وقت ووٹرز اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کریں۔ اور جب تک ایسا وقت نہیں آتا، جمہوری قدروں کا تقاضہ یہی ہوتا ہے کہ قائم شُدہ حکومت کو قبول کیا جائے۔ اور اگر کسی کی طرف سے کسی طرح کا کوئی دباؤ بھی ڈالا جائے تو اسے وقتی طور پر برداشت کیا جائے۔ اور جونہی ووٹوں کے ذریعہ اپنی ذاتی رائے کے اظہار کا موقع ملے تو پُوری آزادی کے ساتھ عوام کی اکثریت ایسے عناصر کو رد کرسکتی ہے۔ جو انہیں پسند نہیں۔ چنانچہ ملک کے حالیہ انتخابات اس امر کی واضح شہادت ہیں کہ عوامی لہر کے سامنے کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔

اور یہی صورت حال ایک دوسرے پہلو سے برسرِ اقتدار آنے والوں کے لئے بھی ایک نوع کی چیتاونی ہوتی ہے کہ وہ اقتدار سے محروم ہونے والوں سے عبرت اور سبق حاصل کرتے ہوئے اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کی بجا آوری میں نہایت درجہ حزم و احتیاط سے کام لیں۔ اور یہ سمجھیں کہ جمہوری ملک میں اقتدار کی کرسی کسی کی جدّی ملکیت نہیں۔ بلکہ اس کرسی پر صرف وہی قائم رہ سکتا ہے جو ملک و ملّت کے لئے پُرخلوص کام کرے اور اپنے اقتدار کو ذاتی مطلب براری کے لئے کام میں نہ لائے یا اُس کُرسی پر بیٹھ کر تکبّر و غرور کا شکار نہ بن جائے ——!

جس صورت میں کہ جمہوری ملک میں انتخابات کے وقت ووٹ دہندہ کو قانونی طور پر اپنی رائے کے آزادانہ استعمال کا حق دیا گیا ہے، اس لئے ضروری نہیں کہ ملک کے سبھی افراد ایک ہی پارٹی یا ایک ہی شخص کے حق میں لازمی طور پر ووٹ دیں بلکہ اس طور کا اختلاف آراء بھی ملک و ملّت کے لئے ایک گونہ رحمت و برکت کا باعث سمجھا جاتا ہے۔ بشرطیکہ حزبِ اختلاف، حزبِ اقتدار پر تعمیری رنگ میں کڑی نظر رکھے۔ اور اسے جادۂ اعتدال سے ہٹنے نہ دے۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی نہایت درجہ اہم سمجھی جاتی ہے کہ ہر ووٹر کو اپنی پسند کی رائے دینے کا یہ آئینی حق صرف الیکشن کے وقت تک ہے۔ اس کے بعد جب ملک میں آئینی حکومت قائم ہوگئی تو نہ تو برسرِ اقتدار آنے والی پارٹی سے اختلاف رکھنے والے ووٹروں کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ نئی قائم شُدہ حکومت کے احکام سے سرتابی کرے اور نہ ہی برسرِ اقتدار افراد کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ حکومت کی کُرسی پر بیٹھ کر اُن افراد سے پرخاش رکھیں جنہوں نے انتخابات کے وقت مُلکی آئین میں دیئے گئے آزادیٔ رائے کے حق کو استعمال کرتے ہوئے برسرِ اقتدار آنے والی پارٹی کی رائے سے اختلاف کیا۔ بلکہ ضروری ہے کہ دونوں طرف سے ہمیشہ ہی سپورٹس مین سپرٹ کا مظاہرہ کیا جائے۔ اور اسی روح کو ہمیشہ عمل کے میدان میں قائم و دائم رکھا جائے۔ یعنی جس طرح دو ٹیموں کے کھلاڑی کھیل کے وقت تک تو ایکدوسرے کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے پر غالب آنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جونہی کھیل ختم ہوجاتا ہے۔ کسی ایک ٹیم کے جیت جانے سے دوسری ٹیم کو ہمیشہ ہمیش کے لئے دوسرے درجے کا کھلاڑی نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ کچھ دیر پہلے کے اختلاف کو اُسی جگہ ختم کردیا جاتا ہے۔ اور میدانِ مقابلہ سے باہر آتے ہی سب کھلاڑی آپس میں بھائی بھائی اور گہرے دوست ہوتے ہیں۔

یہ بات بطور خاص بیان کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ چونکہ مُلک کی آزادی کے بعد مسلسل تیس۳۰ سال تک ایک ہی سیاسی پارٹی یعنی کانگریس مرکز میں برسرِ اقتدار رہی تھی۔ لیکن حالیہ انتخابات کے بعد کانگریس کی جگہ ایک دوسری پارٹی کو مُلکی حکومت کی باگ ڈور سنبھالنے کا موقع ملا ہے۔ اس لئے ہماری سیاسی سوجھ بوجھ میں پختگی کا یہ بھی گویا ایک امتحان ہی ہے جسمیں آئندہ آنے والے دنوں میں ہم سب بھارت واسیوں کو کامیاب رہنے کی پُوری کوشش کرنا ہوگی ——!!

بنیادی طور پر ہمارا ملک سیکولر نظام حکومت اپنا چکا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ حکومت کی طرف سے مذہب میں دخل نہیں دیا جاتا۔ ہر شخص کو اپنے من پسند عقیدہ و مذہب کو اختیار کرنے اور اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کی آئینی طور پر پُوری پُوری آزادی ہے۔ نئی برسرِ اقتدار آنے والی جنتا پارٹی نے اپنے آپ کو ملک کے آئین کی محافظ اور علمبردار قرار دیا ہے۔ اور ساتھ ہی پارٹی کی بنیادی تشکیل بھی مذہب و عقیدہ سے بالا تر رہتے ہوئے خالص سیاسی نکات پر اُستوار ہوئی ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ نئی عوامی حکومت مذہب کے بارہ میں زیادہ شدّت کے ساتھ غیر جانبدار رہے گی اور ملک میں ہر مذہب اور عقیدہ کے افراد کو اپنے مذہبی خیالات اور نظریات کی تبلیغ و اشاعت میں نہ صرف خود اجتماعی یا انفرادی طور پر دخل اندازی سے بالا تر رہے گی بلکہ برسرِ اقتدار پارٹی ہونے کے ناطے اسی طرح کا ماحول سارے ہی ملک میں بنائے رکھنے پر خصوصی توجہ دیتی رہے گی۔

احمدیہ جماعت ایک خالص مذہبی جماعت ہے۔ جسے سیاست سے کسی طور کا تعلق نہیں۔ البتہ قانون نے ہر ملک واسی کو جو ووٹ دینے کا حق دے رکھا ہے، اسے استعمال کرنے اور ملک کی فلاح و بہبود اور تعمیر و ترقی میں وہ بھی اپنے دوسرے ہم وطنوں سے کسی صورت میں پیچھے نہیں ہے۔ بلکہ مُلک و ملت کی زیادہ بہتر طور پر خدمت بجالانے کے لئے جماعتِ احمدیہ کا مخصوص نظریہ ہے کہ وہ ہر شخص کے اندر موجود نیکی کے فطرتی جذبہ کو بڑھاوا دیتے ہوئے اُن کو محبت پیار کے ساتھ افہام و تفہیم کے ذریعہ ملک کا بہترین شہری بننے کی ترغیب دے —— چونکہ مذہب کی حکومت دلوں پر ہوتی ہے، اس لئے احمدیہ جماعت پختہ طور پر اس اسلامی اصول کی حامی ہے کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ کہ وطن کی محبت بھی انسان کے ایمان اور عقیدہ کا حصّہ ہے۔ اس لئے حُبِّ وطن کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر ملک واسی اپنے ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے مقدور بھر حصّہ ڈالے اور جس پوزیشن میں وہ اپنے ملک میں بود و باش رکھتا ہے۔ اُس پوزیشن میں مُلکی آئین کی دل و جان سے وفاداری کرے۔ ایک طرف حُکام کے لئے کسی وقت بھی دردِ سر کا باعث نہ بنے، اور دوسری طرف اپنے ہم وطن بھائیوں کی ہمیشہ ہی خیر خواہی و ہمدردی میں سرشار رہتے ہوئے، اُن کی خدمت کرے۔ اُن سے صلح اور آشتی کا برتاؤ کرے اور اُنہیں ممکن حد تک فائدہ پہنچانے کی کوشش میں لگا رہے ——!

جماعتِ احمدیہ ایک بین الاقوامی جماعت ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ممبران دنیا کے سبھی ملکوں میں آباد ہیں۔ (آگے صلا پر ملاحظہ فرمائیے!)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے قضاء و قدر کو ظاہری اسباب کے علاوہ جن روحانی اسباب سے باندھ رکھا ہے ان میں سب سے بڑا سبب دعا ہے

دعا ان افضال کو جذب کرنے کا بڑا ذریعہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل امتِ محمدیہ پر نازل ہوئے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۱ ر صلح ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

"وہ لوگ، جو اللہ تعالیٰ پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ اور دہریہ ہیں دعا کو نہ سمجھتے ہیں نہ اس کے قائل ہیں۔ کیونکہ دعا تو ایک کامل ہستی سے جو قادرِ مطلق ہو اور

تمام صفاتِ حسنہ سے متصف

ہو اور کوئی چیز اس کے آگے انہونی نہ ہو کی جاتی ہے۔ لیکن جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ دنیا اندھی' اندھیروں میں "بلینیٹ" کھا رہی ہے کروٹیں بدل رہی ہے ان کو دعا کا تصور ہی نہیں آسکتا۔

مگر وہ لوگ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں وہ بھی آگے مختلف گروہوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ ایک گروہ وہ ہے (جس کی اکثریت یہودیوں میں پائی جاتی ہے) جو کہتے ہیں کہ اللہ ہے تو سہی' اس نے دنیا کو پیدا کیا اور انسان کو بھی پیدا کیا لیکن انسان کے ساتھ اس کا ذاتی تعلق نہیں ہو سکتا۔ وہ IMPERSONAL - GOD پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی وہ انسان سے ذاتی تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس نے قانونِ قدرت بنایا ہے اور اس کے مطابق اس دنیا کو وہ چلا رہا ہے۔ اگر اللہ ہو اور اس جہان کو اس نے پیدا کیا ہو' وہ خالقِ عالمین تو ہو ہر دو جہاں کو خلق کرنے والا تو ہو لیکن ایک قانون کے مطابق اپنی حکومت کو جاری رکھے اور کسی ہستی سے اس کا ذاتی تعلق نہ ہو تو کسی ہستی میں یہ طاقت نہیں کہ وہ دعا کے ذریعہ اس کے فضلوں اور اس کی عنایات کو جذب کر سکے اس گروہ کا اثر یا اس خیال کا اثر یہودیوں سے باہر بھی نکلا اور بہت سے عیسائی بھی ایسے خدا کے قائل ہو گئے جو دعاؤں کو نہیں سنتا اس قسم کی باتیں بعض لوگ کر دیتے ہیں کہ انسان کوئی اتنا اہم تو نہیں ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کریں اور اس کی دعائیں قبول ہو جائیں۔

یہ تو درست ہے کہ

انسان لاشئ محض ہے

لیکن اگر خدا نے اس کو اپنے قرب کے لئے پیدا کیا ہے تو قرب کے دروازے کھولنے کے لئے ہمارے نزدیک ایک بڑا ذریعہ اس نے دعا کا بھی رکھا ہے بہر حال عیسائیوں میں بھی اس قسم کے لوگ پیدا ہوئے جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انسان سے ذاتی تعلق نہیں رکھتا اس لئے دعا کرنا یا نہ کرنا برابر ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ممکن ہے کہ مسلمانوں میں سے بھی کچھ لوگ ایسے ہوں لیکن مجھے ان کے متعلق کوئی خاص علم نہیں۔ اگر کوئی ہو گا تو اکا دُکا ہو گا کہ جو ان کے زیرِ اثر ایسا خیال رکھتا ہو۔

لیکن ایک بڑا گروہ اسلام میں ایسا پیدا ہو گیا جس نے قانونِ قدرت یا قضاء و قدر کی تفسیر اور اس کے معنے ایسے کر دئیے کہ جس سے وہ دعا کے اس معنی میں قائل نہیں رہے کہ انسان دعا کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سنے اور وہ

متصرف بالارادہ ہستی

اپنی ظاہری قضاء و قدر میں تبدیلیاں پیدا کرے بلکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دعا بھی دیگر عبادات کی طرح محض ایک عبادت ہے اور اس کی قبولیت کے اس سے زیادہ معنی نہیں ہیں کہ دعا کرنے والے کو دوسری دنیا میں یا اس دنیا میں کوئی ثواب مل جائے یہ نہیں کہ دعا اس معنی میں قبول ہو گی کہ جو مقصد ہے جسے دعا کرنے والا حاصل کرنا چاہتا ہے، عاجزی اور انکساری کے ساتھ اور دعا کی شرائط کے ساتھ وہ مقصد اسے حاصل ہو جائے اس قسم کے غلط معنی کرنے کے نتیجہ میں وہ مذہب جو نوعِ انسان کا

ایک زندہ اور پختہ تعلق

اپنے رب سے پیدا کرنا چاہتا تھا اسی کے ماننے والوں نے یہ دروازہ مسلمانوں پر بند کر دیا۔ یعنی ان پر جو ان کے ہمخیال تھے۔ لیکن ہمارا یہ مذہب نہیں ہے۔

دہریہ بھی دعا کے اور اس معنی میں دعا کے کہ اس سے کوئی مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے اور جو چیز مانگی جائے وہ مل سکتی ہے قائل نہیں ہیں۔ وہ یہ عقیدہ ہی نہیں رکھتے وہ خدا کو ہی نہیں مانتے اور جو مانتے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا وہ مختلف گروہوں میں بٹ گئے اور امتِ مسلمہ میں ایک حصہ ایسا پیدا ہو گیا جس نے کہا کہ دعا سے ثواب تو ملتا ہے۔ لیکن وہ دعا کی قبولیت کے اس معنی میں قائل نہیں ہیں کہ مثلاً یہ دعا کی جائے کہ کوئی عزیز بیمار ہے اللہ تعالیٰ فضل کرے اور اس کو صحت دے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ قضاء و قدر ہے اگر اس کی صحت مقدر ہے تو ہو جائے گی لیکن دعا کے نتیجہ میں نہیں ہو گی اور اگر اس نے مرنا ہے تو مر جائے گا دعا اس کو فائدہ نہیں دے سکتی۔

ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قضاء و قدر کے متعلق صحیح مفہوم سکھایا ہے اس لئے ہم یہ نہیں مانتے بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ یہ تو درست ہے کہ انسان کے ساتھ خیر بھی اور شر بھی لگی ہوئی ہے لیکن یہ درست ہونے کے باوجود

ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں

کہ اللہ تعالیٰ نے قضاء و قدر کو اسباب کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے یہ ہے قضاء و قدر یہ نہیں کہ اگر مقدر ہے تو تمہارا پیٹ بھر جائے گا روٹی کھاؤ یا نہ کھاؤ۔ اگر مقدر ہے تو تمہاری پیاس بجھ جائے گی پانی پیو نہ پیو۔ اگر مقدر میں نہیں تو روٹی کھاؤ گے تب بھی بھوک لگے گی۔ پانی پیو گے تب بھی پیاس لگی رہے گی۔ اگر مقدر ہے تو بیمار اچھا ہو جائے گا۔ دوائی کے اثر کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اگر مقدر نہیں ہے تو آدمی مر جائے گا پھر بھی دوائی کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس قسم کی تقدیر کے ہم قائل نہیں جو لوگ قضاء و قدر کو غلط معنی میں لیتے ہیں ان کو بھی یہاں پر آ کر سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا جواب دیں کیونکہ جہاں تک ظاہری اسباب کا سوال ہے وہ انکار نہیں کر سکتے وہ یہ تو مانتے ہیں کہ قضاء و قدر کے باوجود

دوا میں اثر ہے، وہ یہ تو مانتے ہیں کہ قضاء و قدر کے باوجود اغذیہ میں کھانے کی چیزوں میں یہ اثر ہے کہ وہ ہماری ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں ـــــ محض قضاء و قدر کا مسئلہ جو انہوں نے بنایا ہے اس کے نتیجہ میں پیٹ نہیں بھرا کرتے۔ یہ نہیں کہ جی اگر مقدر ہوگا تو بغیر کھائے کے پیٹ بھر جائے گا۔ اور اگر مقدر نہیں ہوگا تو کھانے کے باوجود پیٹ نہیں بھرے گا۔ یہ نہیں اس کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ خدا کی تقدیر ہے لیکن قضاء و قدر کے باوجود یہ نہیں مانتے کہ اگر مقدر ہے تو دوا کے ساتھ مریض اچھا ہو جائے گا۔ اور اگر مقدر نہیں ہے تو اس کو دوا ہی میسّر نہیں آئے گی۔ بلکہ ان کی بھول بھلیاں میں وہ صحیح راستے پر نہیں آتے۔

ہمارا یہ ایمان ہے کہ قضاء و قدر کو جو اللہ تعالیٰ نے اسباب کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ نظامِ اسباب میں ایک تو مسبب ہے اور ایک اس کا اثر ہے یعنی مؤثر اور متاثر ہونے والی چیزیں جس کو ہم cause and effect کہتے ہیں اس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے اپنی قضاء و قدر کو باندھا ہے۔ یہ عام قانون ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ

اَللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ

ظاہری قوانینِ قدرت میں جو اسباب ہیں ان کے پیچھے اور بھی ہیں اور ہمیں نہیں پتہ کہ کتنے اسباب چل رہے ہوں گے۔ ظاہر میں جو قوانین چل رہے ہیں بعض دفعہ ان کو اللہ تعالیٰ بدل دیتا ہے۔ اور یہ بھی باطنی قوانینِ قدرت کے مطابق ہوتا ہے اور ظاہری سامان کا نتیجہ وہ نہیں نکلتا جو عام طور پر نکلا کرتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو بظاہر آگ کا کام یہ ہے کہ وہ ذریعہ ہے اور سبب ہے جلانے کا، قضاء و قدر میں یہ ہے کہ آگ جلائے گی لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق یہ عام قضاء و قدر نہیں چلی بلکہ خدا تعالیٰ کا ایک خاص قانون جو اس کی قضاء و قدر پر تصرّف کرنے والا تھا۔ آ گیا۔ عام حالات میں ٹھیک ہے کہ آگ ہمیشہ جلائے گی سوائے اس وقت کہ جب خدا تعالیٰ کہے کہ نہ جلا۔ پھر وہ نہیں جلائے گی خدا تعالیٰ نے جو قوانینِ قدر بنائے جو قضاء و قدر بنائی وہ خدا تعالیٰ پر تو حاکم نہیں بن جاتی حکومت تو اللہ تعالیٰ ہی کی رہتی ہے۔ ان اسباب کے پیدا کرنے کے بعد بھی جیسا کہ ان اسباب کے پیدا کرنے سے پہلے بھی اس کی حکومت تھی۔ الحکم للہ ابد اور ازل دونوں کو مستلزم ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ خدا تعالیٰ کی ذات تو بالائے زمان و مکان ہے اور اس کا تصوّر

ہماری عقل اور ہماری سمجھ

نہیں کر سکتی۔ بہر حال الحکم للہ حکم خدا ہی کا چلتا ہے۔ لیکن کبھی خدا اپنے بندوں کو آزمانا چاہتا ہے اس کا حکم چلتا ہے اور اس کے بڑے پیارے بندوں کا امتحان لیا جاتا ہے اس عظیم ہستی کا بھی امتحان لیا گیا اور اس کو اور اس کے ساتھیوں کو امتحان میں ڈالا گیا جس کے متعلق یہ کہا گیا تھا کہ ہر دو جہان اس کی خاطر پیدا کئے گئے ہیں۔ جس کی خاطر ہر دو جہان کو پیدا کیا گیا اس کے خلاف مکی زندگی میں ہر دو جہان کو کر دیا اور وہ ہمارے لئے اسوہ ہے کہ ہم نے اپنے رب سے جو رشتہ اور تعلق قائم کیا ہے اس میں کبھی کمزوری نہیں آنے دیں گے۔ یہ تو ہمارا عقیدہ ہے اور ہمارا عزم ہے کہ ہم اس پر قائم رہیں گے۔ اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم کبھی بھی اس کے دامن کو اپنے ہاتھ سے چھوڑنے والے نہ ہوں۔ تاہم اس وقت میں دعا کی بات کرنا چاہتا ہوں۔

ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ظاہری اور جسمانی اسباب کو پیدا کیا اور ان کو قضاء و قدر سے باندھ دیا اسی طرح روحانی اسباب بھی ہیں وہ لوگ جو جسمانی اسباب کا اور مادی اسباب کا تو ذکر کرتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں، بیماری کی حالت میں دوائیں استعمال کرتے ہیں بھوک ہو تو کھانا کھاتے ہیں۔ لیکن جو روحانی اسباب ہیں ان کے وہ منکر اور ان کی اہمیت سے وہ غافل اور ان سے لاعلم ہیں ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں بلکہ ہم ظاہری سامانوں کو بھی اسی طرح خدائی تقدیر کے ساتھ بندھا ہوا پاتے ہیں جس طرح کہ روحانی سامانوں اور اسباب کو خدائی تقدیر کے ساتھ بندھا ہوا پاتے ہیں اور جو روحانی اسباب ہیں ان میں سے ایک بڑا سبب دعا ہے

ہم دعا پر ایمان لاتے ہیں

اس معنیٰ میں کہ جب خدا تعالیٰ محض اپنے فضل اور اپنی رحمت سے اپنے بندوں کی دعا کو قبول کرتا ہے تو اس کا اثر اس سے زیادہ ہوتا ہے۔ جتنا کہ مثلاً پیٹ بھرنے کے ظاہری سامان کا ہوتا ہے کہ روٹی کھا کر ایک سیری حاصل ہوتی ہے کیونکہ وہ سیری جو غذا سے ہمیں حاصل ہوتی ہے اس کا تعلق اس دنیوی زندگی کے ساتھ ہے۔ لیکن یہ سیری جو دعا کے ذریعہ ہمیں حاصل ہوتی ہے اس کا تعلق اِس زندگی کے ساتھ بھی ہے اور اُس زندگی کے ساتھ بھی۔

یہ عقیدہ رکھنا جو اسلام نے ہمیں سکھایا ہے بڑی برکات کا موجب ہے۔ اُمّتِ محمدیہ کی تاریخ پر ہم نظر ڈالیں تو اللہ تعالیٰ کے جو فضل اُمّتِ محمدیہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل نازل ہوئے ان فضلوں کو جذب کرنے والی ایک بہت بڑی چیز ایک بہت بڑا سبب ہمیں دعا نظر آتی ہے دعا کے اثر سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ والوں اور عرب والوں کی زندگیوں میں

ایک انقلاب عظیم برپا کر دیا

تھا۔ وہاں آپؐ کے پاس کوئی ظاہری سامان تو نہیں تھے۔ لیکن اس روحانی ہتھیار کے ساتھ یعنی دعاؤں کے ساتھ جو آپؐ نے ان لوگوں کے لئے کیں اور نوعِ انسانی کے لئے کیں ان میں ایک زندگی پیدا کر دی۔ مُردہ لاشیں تھے وہ، جنہیں زندہ کہنا بھی زندگی کی تحقیر کرنا ہے۔ ان لاشوں میں ایک زندگی پیدا کی، ایسی زبردست زندگی کہ دنیا نے اس قسم کی حیات، اس قسم کی زندگی اپنی تاریخ میں کبھی نہیں دیکھی۔ لیکن چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اس لئے آپؐ کے بعد خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والے آئے ان کے ذریعے بھی اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اور آپؐ کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے ملک ملک اور قریہ قریہ میں اسی قسم کے انقلاب بپا کئے پس ہمارا توکل اور ہمارا بھروسہ اور ہماری طاقت کس چیز میں ہے (طاقت کے ساتھ میں کہتا ہوں کہ جسمانی طاقت نہیں ہے) ہمارا بھروسہ اللہ پر ہے اور

ہمارا توکّل اللہ پر ہے

اور ہماری طاقت ان دعاؤں میں پنہاں ہوتی ہے جو ہم عاجزی کے ساتھ اور انتہائی تضرّع اور ابتہال کے ساتھ اپنے رب کے حضور کرتے ہیں اور پھر وہ اپنے فضل سے ان کو قبول کر لیتا ہے۔

انسان کی زندگی میں، قوموں کی زندگی میں اور ملکوں کی زندگی میں بعض ایسے دن آتے ہیں کہ جب انہیں دعاؤں کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہر قوم اور ہر ملک جہاں انتخابات ہونے کا زمانہ آ جائے تو ان کا وہ زمانہ بڑا نازک زمانہ ہوتا ہے اور اس زمانہ میں ایسے ملک کو ان دعاؤں کی ضرورت ہوتی ہے جو دعائیں کہ دعا پر یقین رکھنے والی قوم کرتی ہے۔ پس اب جبکہ انتخابات کا اعلان ہو چکا ہے جماعتِ احمدیہ کے افراد کا یہ فرض ہے کہ وہ یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نازک دور میں جو انتخابات کا دور ہے ایسے سامان پیدا کرے کہ اس کے نتائج ملک اور قوم کے لئے مفید نکلیں اور وہی جانتا ہے کہ قوم اور ملک کے لئے کونسے نتائج مفید ہو سکتے ہیں۔ ہم اس کے عاجز بندے تو دو گھڑی بعد کی خبر بھی نہیں رکھتے، دو سیکنڈ بعد کی بھی خبر نہیں رکھتے لیکن وہ تو علام الغیوب ہے اس لئے بغیر کسی قسم کے تعصّب اور غصہ کے، خالی الذہن ہو کر اور اس پیار میں شدت پیدا کر کے جو ہمارے دلوں

میں اپنے ملک اور قوم کے لئے ہے

ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے

کرے خدا انتخابات کا یہ زمانہ ہے انتخابات کے نتائج کو قوم کے لئے اور ملک کے لئے اور ہمارے لئے مفید بنا اور فتنہ اور فساد اور تنزّل سے ہماری زندگیوں کو (ہم بھی قوم کا ایک حصّہ ہیں) اور ہماری قوم کو اور ملک کو محفوظ رکھ۔

خدا کرے کہ ہمیں ایسی دُعاؤں کی توفیق ملے اور اللہ کرے کہ وہ اس قسم کی توفیق ہو کر وہ اسے قبول بھی کرلے اور ملک کے استحکام اور ملک کی ترقی اور ملک میں امن اور آشتی کا ماحول پیدا کرنے کے سامان پیدا ہو جائیں۔

خطبۂ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا کہ "نمازِ جمعہ کے بعد میں مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔ چند گھنٹے ہوئے یہ اطلاع ملی ہے کہ قادیان میں ان پر دل کا حملہ ہوا تھا۔ انہوں نے بڑی خدمات کی ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کی خدمات اور قربانیوں کو قبول فرمائے اور انہیں بلند درجات عطا فرمائے"۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا رُوحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے نفلی عبادات اور ذکرِ الٰہی کا ایک خصوصی پروگرام رکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

۱۔ جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر، یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کیجائے اور اس پر غور و تدبّر کیا جائے۔

۴۔ تسبیح[1] و تحمید اور درود شریف اور استغفار کا ورد روزانہ ۳۳، ۳۳ بار کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(الف) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ۔

(ب) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

[1] تسبیح و تحمید: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

درود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا عزیزی عتیق الرحمٰن ایم۔ ایس۔ سی کے سال آخر میں شریک ہو رہا ہے۔ امتحان ۲۵ اپریل سے شروع ہوگا۔ امتحان میں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی جائے۔

خاکسار: عزیز احمد غیر احمدی ضلع اعظم گڑھ یوپی

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

قادیان ۲۸ امان (مارچ) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق ربوہ سے آنے والے ایک دوست کی زبانی ملنے والی مورخہ ۲۵ مارچ کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا العالی کی طبیعت بحمد اللہ اب پہلے سے بہتر ہے تشویش والی صورت نہیں اسی طرح غشی اور بے ہوشی کی کیفیت بھی نہیں طبیعت نسبتاً سنبھل گئی ہے البتہ ضعف اور بے چینی کی تکلیف چل رہی ہے۔ چند روز قبل حالت زیادہ خراب ہو جانے کے باعث ناک میں نلکی لگا کر جس طریق سے سیّال غذا دی جاتی رہی اب وہ نلکی بھی نکال دی گئی ہے۔ بلکہ منہ کے ذریعہ ہی غذا دی جا رہی ہے"۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا دے اور آپ کے مبارک وجود کو ہمارے اندر تا دیر سلامت رکھے آمین۔

لجنہ اماء اللہ مدراس کا تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۷۷ء کو جناب پروفیسر محمد صاحب مرحوم کے مکان پر لجنہ اماء اللہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ نے تامل زبان میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر تقریر کی۔ بعدہ محترمہ رشید بیگم صاحبہ نے انگریزی زبان میں تقریر کی۔ اس اجلاس میں ایک ہندو خاتون شریمتی سکھاری صاحبہ کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ سکھاری صاحبہ اسلامی تعلیم سے کافی واقفیت رکھتی ہیں اور پھر احمدیت سے ان کو زیادہ انس ہے۔ انہوں نے تامل زبان میں تقریر کی۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے تمام مذاہب کو دیکھا ہے سب شرک میں مبتلا ہیں۔ غرض لوگ اپنے اپنے دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ میں نے جہاں تک دیکھا ہے میری نظر میں اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ باقی سارے مذاہب باطل ہیں۔ اور میں بھی یقین کرتی ہوں کہ زمانہ جس مسیح کا منتظر ہے وہ آگیا ہے وہ مسیح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ شریمتی صاحبہ جلسہ منعقد کرنے پر بہت خوش ہوئیں اور فرمایا کہ میرے خاوند اسلام و احمدیت کی تعلیم سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتے اور انہیں اپنے ہندو مذہب سے زیادہ پیار ہے آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو حق و صداقت کے پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی آنکھیں کھولے۔ جب وہ حقیقت کو سمجھ جائیں گے تو میں اپنے خاوند اور بچیوں کے ساتھ دائرہ اسلام میں داخل ہو جاؤں گی۔ میرے خاوند کے لئے دعا کریں۔ شریمتی صاحبہ نے کافی پُر اثر تقریر کی اور لوگوں نے بہت اچھا اثر لیا۔

اس کے بعد خاکسارہ نے نظم پڑھی بعدہ محترمہ سعیدہ بیگم نے ایک مضمون پڑھا۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے قرآن مجید سے المسجد کی تعبیر بیان کی محترمہ نصرت جہاں صاحبہ نے اسلامی پردہ کے عنوان پر مضمون پڑھا۔ شاہدہ بیگم صاحبہ نے اسلام میں عورت کے مقام کے عنوان پر تقریر کی۔ بعدہ خاکسارہ نے دُعا کے عنوان پر تقریر کی۔ سب سے آخر میں مولوی محمد عمر صاحب نے اسلام و احمدیت کی تعلیم کے عنوان پر تقریر کی اور بعد دُعا اجلاس برخواست ہوا۔

جلسہ میں احمدی خواتین کے علاوہ بہت سی غیر احمدی خواتین بھی آئی ہوئی تھیں جنہوں نے جلسہ کا بہت اچھا اثر لیا۔

خاکسارہ: عزیزہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ مدراس

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ھے

تقریر برموقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۶ء (قسط دوئم)

ہستی باری تعالیٰ ۔ سائنٹفک نظریات کی روشنی میں

از مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پی ایچ ڈی۔ ایم ایس سی ریڈر شعبہ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد

علّت و معلول کے سلسلہ کی دلیل

۱۹۲۰ء کے بعد یہ امر زیر تحقیق رہا کہ ہماری کہکشاں جو کھرب ستاروں یعنی سورجوں پر مشتمل ہے کیا یہی ساری کائنات ہے؟ اس زمانہ میں سائنس کے دو نظریات تھے۔ ایک نظریہ یہ تھا کہ تمام کُرّے اور اُن کے درمیان جو بھی مواد ہے وہ سب کچھ ہماری کہکشاں کا ہی حصہ ہے۔ دوسرا نظریہ یہ تھا کہ ایسی اور بھی کہکشائیں ہیں۔ بعد کی تحقیقات نے ثابت کر دیا کہ کائنات عالم بے شمار کہکشاؤں پر مشتمل ہے۔ اور اس وقت ان کہکشاؤں کی تعداد کا اندازہ ہزاروں لاکھوں یا کروڑوں نہیں بلکہ اربوں میں ہے۔ ہم دوربینوں کے ذریعہ اس قدر دور دیکھ سکتے ہیں کہ جہاں سے روشنی کو ہم تک پہنچنے کیلئے اربوں سال لگتے ہیں۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ فلاں کہکشاں ہم سے دو ارب نوری سال کے فاصلہ پر ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم اس کہکشاں کو اُس وقت کی حالت میں دیکھ رہے ہیں جب کہ وہ ۲ ارب سال پہلے تھی۔ اسی طرح ہماری دوربین ماضی کو دیکھ سکتی ہیں اور اربوں سال پہلے کے حالات کا مشاہدہ کر سکتی ہیں۔ اور فزکس کے اصول سے کام لیتے ہوئے ہم کائنات عالم کے ارتقاء کے بارے میں نظریے قائم کر سکتے ہیں۔ بیسویں صدی میں علم ہیئت میں جو مشاہدات ہوئے ان میں سے ایک نہایت اہم مشاہدہ یہ ہے کہ ہر کہکشاں دوسری تمام کہکشاؤں سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ اس لحاظ سے کائناتِ عالم پھیلتی جا رہی ہے۔ اُسے Expansion of the Universe کہتے ہیں۔

اس وقت دو مشہور نظریے ہیں۔ ایک نظریہ جو اس وقت زیادہ مقبول ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک زمانہ میں تمام کہکشائیں آپس میں جُڑے ہوئے تھے۔ اس کے بعد وہ جُدا ہوئے۔ اور جیسے جیسے زمانہ گذر رہا ہے وہ ایک دوسرے سے زیادہ سے زیادہ دُور ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لحاظ سے جب ہم قدیم ماضی کی طرف نظر دوڑ ائیں تو وہ زمانہ آتا ہے کہ جب تمام مادہ جو اس وقت بے شمار کہکشاؤں پر مشتمل ہے وہ ایک چھوٹی سی جگہ میں محصور تھا۔ پھر ایک Big Bang یعنی ایک عظیم الشان دھماکہ ہوا اور مادّہ پھٹ کر کئی اجزاء میں منقسم ہوا۔ اور وہ اجزاء ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے گئے۔ اور ان سے کہکشائیں اور پھر سورج تیار ہوئے۔ اس کو Big Bang Theory کہتے ہیں اس نظریے کی رُو سے کائناتِ عالم کی عمر کا اندازہ دس ارب اور بیس ارب سال کے درمیان ہے۔

دوسری Theory یہ ہے کہ کائناتِ عالم ہمیشہ سے ہے اس نظریے کی رُو سے گو کہکشائیں ایک دوسرے سے دور ہوتی جا رہی ہیں لیکن نئی نئی کہکشائیں اتنی ہی رفتار سے پیدا ہو رہی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں کائناتِ عالم کا مجموعی نقشہ ہر زمانے میں یکساں رہتا ہے۔ اس نظریے کو steady state Theory کہتے ہیں۔ دونوں نظریوں میں سے کونسا صحیح ہے یہ معلوم کرنے کے لئے مزید مشاہدات درکار ہیں۔ اس وقت مشاہدات Big Bang تھیوری کی تائید میں نظر آتے ہیں۔ لہذا یہ نظریہ زیادہ مقبول ہے۔

Big Bang Theory کی رو سے ماضی کے ایک قدیم زمانہ میں کائنات کی تخلیق ہوئی تھی۔ اور steady state Theory کی رو سے مسلسل تخلیق ہو رہی ہے۔ دونوں صورتوں میں یہ مسئلہ فکر کی دعوت دیتا ہے کہ مادہ کیسے پیدا ہوتا ہے اور کہاں سے آتا ہے۔ کس طرح نیست سے ہست میں آتا ہے۔ یہ علّت و معلول cause and effect کا سلسلہ جہاں جاکر ختم ہوتا ہے یعنی جہاں اس کی انتہا ہے اس کو ہم خدا کہتے ہیں۔۔ یہ سوال کرنا کہ پھر خدا کو کس نے پیدا کیا یہ سوال ہی غلط ہے۔ کیونکہ ہم خدا اسی ہستی کو کہتے ہیں جو First cause ہو اور جس سے پہلے کچھ بھی نہیں۔ کیا ہی عمدگی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام اس دلیل کو اسلامی اصول کی فلاسفی میں بیان فرماتے ہیں کہ:۔

”دوسری دلیل خدا تعالیٰ کی ہستی پر قرآن شریف نے خدا تعالےٰ کا علّت العلل ہونا قرار دی ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی۔ یعنی تمام سلسلہ علّت و معلولات کا تیرے رب پر ختم ہو جاتا ہے۔ تفصیل اس دلیل کی یہ ہے کہ نظر تعمق سے معلوم ہوگا کہ یہ تمام موجودات علّت و معلول کے سلسلہ میں موجود ہیں اور اسی وجہ سے دنیا میں طرح طرح کے معلول پیدا ہو گئے ہیں۔ کیونکہ کوئی حصّہ مخلوقات کا انتظام سے باہر نہیں بعض بعض کے لئے بطور اصول اور بعض بطور فروع کے ہیں۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ علّت یا تو خود اپنی ذات سے قائم ہوگی یا اس کا وجود کسی دوسری علّت کے وجود پر منحصر ہوگا۔ اور پھر یہ دوسری علّت کسی اور علّت پر۔ اور یہ تو جائز نہیں کہ اس محدود دنیا میں علل و معلول کا سلسلہ کہیں جاکر ختم نہ ہو اور غیر متناہی ہو تو بالضرورت ماننا پڑا کہ یہ سلسلہ ضرور کسی آخر علّت پر جاکر ختم ہو جاتا ہے پس جس پر اس تمام سلسلہ کی انتہا ہے وہی خدا ہے۔ آنکھ کھول کر دیکھو کہ آیت وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی اپنے مختصر لفظوں میں کس طرح اس دلیل مذکورہ بالا کو بیان فرما رہی ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ انتہاء تمام سلسلہ کی تیرے رب تک ہے۔“ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۶۲-۱۶۱)

کئی سائنسدان کائناتِ عالم پر غور کرکے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ایک super human Power موجود ہے۔۔ ایک بالا ہستی موجود ہے۔ مثلاً Newton کی عظیم شخصیت کو سب جانتے ہیں۔ وہ واضح طور پر اللہ تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرتے ہیں۔

امریکہ سے ۱۹۵۸ء میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا عنوان ہے The evidence of God in an Expanding Universe. اس کتاب کے ایڈیٹر نے John clover monsma موجودہ زمانہ کے ۴۰ مشہور سائنسدانوں کے مضامین کو جمع کیا ہے۔ یہ سائنسدان سائنس کے مختلف شعبوں میں کام کرتے ہیں۔ کوئی chemist ہے تو کوئی PHYSICIST. ہے کوئی BOTANIST ہے تو کوئی ZOOLOGIST ہے کوئی MATHEMATI-CIAN ہے کوئی ASTRONOMER ہے تو کوئی GENETICIST وغیرہ۔ ان میں سے ہر ایک اپنے مضمون میں اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ اس کائناتِ عالم کا ایک خدا ہے یہ کتاب ۱۹۶۸ء میں ہندوستان میں بھی شائع ہوئی ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس ضمن میں تخلیق کائنات کے بارے میں جو اسلامی نظریہ ہے۔ اس کو بھی پیش کر دوں۔

حدیث میں آتا ہے کہ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی نسبت فرماتے ہیں کہ:۔

”کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ“

یعنی میں ایک مخفی خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں۔ سو میں نے آدم کو پیدا کیا۔

اس حدیث کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں:۔

”اگرچہ اسلام بھی مخلوق کی نوعی قدامت کا قائل ہے۔ مگر اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر ایک چیز مخلوق ہے اور ہر ایک چیز خدا کے سہارے سے قائم اور موجود ہے نیز اسلام اس بات کا قائل ہے کہ ایک وہ زمانہ تھا جب خدا کے ساتھ کوئی نہیں تھا اور وحدت اپنا جلوہ دکھلا رہی تھی کہ خدا ایک پوشیدہ خزانہ کی طرح تھا پھر خدا نے چاہا کہ میں شناخت کیا جاؤں تو اس نے اپنی شناخت کے لئے انسان کو پیدا کیا۔ مگر ہم نہیں جانتے کہ کتنی دفعہ وحدتِ الٰہی کا زمانہ آچکا ہے۔ اس کا علم خدا کو ہے۔ لیکن جیسا کہ دوسری صفات ہمیشہ کے لئے معطل نہیں رہ سکتیں ایسا ہی وحدتِ الٰہی کی صفت بھی ہمیشہ معطل نہیں رہتی اور کبھی کبھی اس کا دور آجاتا ہے۔ اور کبھی ذاتِ الٰہی دنیا کو ہلاک کرنا چاہتی ہے اور کبھی پیدا کرنا۔ کیونکہ احیاء اور اماتت دونوں اسی کے صفات ہیں۔ اس لئے ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر ایک جاندار کو ہلاک کریگا۔ یہاں تک کہ آسمان اور زمین کا بھی ایسے طور پر تختہ لپیٹ دیگا جیسا کہ ایک کاغذ کو لپیٹ دیا جاتا ہے۔ اور اس صورت میں تعطل صفات کا لازم نہیں آتا۔ کیونکہ بعض صفات کی جب تجلی ہوتی ہے تو جو دوسری صفات اُس کے مقابل پر ہیں اور ان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں وہ کسی دوسرے وقت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اس وقت کی منتظر رہتی ہیں۔ اور یہ ایک سلسلہ قدرت کا واقع ہے جس سے اہلاک کے بعد احیاء لازم پڑا ہوا ہے پس ان ہی معنوں سے ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی ہے۔ وہ قدیم سے مُحیی بھی ہے ممیت بھی۔۔۔۔۔۔ اور نہ

کوئی صفت اس کی ایسی ہے جو پہلے تھی اور اب نہیں اور نہ ہی کوئی ایسی صفت ہے جو اب ہے اور پہلے نہیں تھی۔ غرض ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ کوئی چیز خدا تعالیٰ کی وحدت کے ساتھ مزاحمت نہیں رکھتی۔ محض اُسی کی ذات قائم بنفسہٖ اور ازلی اور ابدی ہے اور باقی سب چیزیں ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت ہیں اور یہی خالص توحید ہے جس کے خلاف عقیدہ رکھنا سراسر شرک ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۶۷)

نظامِ عالم کی دلیل

قرآن مجید نے تلقین فرمائی ہے کہ جہاں ہم آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور کریں وہاں رات اور دن کے آگے پیچھے آنے پر بھی ہم غور کریں چنانچہ سورہ یٰسین میں فرمایا:۔

وَآیَۃٌ لَّھُمُ الَّیْلُ نَسْلَخُ مِنْہُ النَّھَارَ فَاِذَا ھُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۔

اور اُن کے لئے رات بھی بڑا نشان ہے۔ جس سے کھینچ کر ہم دن کو نکال لیتے ہیں جس کے بعد اچانک وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

ذرا تصور کیجئے کہ ہماری زمین جو مع اپنے تمام جمادات و نباتات و حیوانات لٹو کی طرح گھوم رہی ہے اور ۲۴ گھنٹے میں اپنی محور پر ایک چکر لگاتی ہے۔ اور اس کے گھومنے سے رات اور دن نمودار ہوتے ہیں کس قدر سہولت کے ساتھ یہ گھوم رہی ہے کہ ہمیں ہلکا سا دھکا بھی محسوس نہیں ہوتا۔ ہزہا ہزاروں سال تک لوگ یہی سمجھتے رہے کہ زمین نہیں گھوم رہی ہے بلکہ دور دراز تارے اس کے گرد گھوم رہے ہیں جب پندرھویں صدی میں COPERNICUS نے یہ نظریہ پیش کیا کہ زمین گھوم رہی ہے تو لوگوں کو اس نظریہ کے قبول کرنے میں بڑی دقت پیش آئی تھی۔ اس کے بعد لوگ خیال کرتے رہے کہ زمین کے گھومنے کی رفتار یکساں ہے۔ اس کے گھومنے کی رفتار میں اس قدر خفیف سا فرق ہوتا ہے کہ اسے ہم موجودہ زمانہ میں معلوم کر سکتے ہیں اور یہ خفیف سا فرق ہمیں مزید ریسرچ کی دعوت دیتا ہے۔

سورۃ الملک میں فرمایا ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا ۔ ذلولا میں جھکنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ سائنس نے ہمیں بتایا کہ زمین کا قطبی محور اپنے مدار کی جانب ۲۳ درجہ جھکا ہوا ہے وہ اپنے مدار پر عموداً نہیں بلکہ جھکی ہوئی رواں دواں ہے اسی جھکاؤ کے باعث دن اور رات چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ سال کے مختلف وقتوں میں دوپہر کے وقت سورج کی بلندی کم و بیش ہوتی رہتی ہے اور موسم باقاعدگی سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

زمین سورج کے گرد تخمیناً ۳۰ کیلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے گھوم رہی ہے اور سال میں ایک چکر مکمل کرتی ہے۔ پھر سورج اپنے تمام نظام شمسی کو لے کر کہکشاں میں کوئی ۲۵۰ کیلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے چکر لگاتا ہے اور تخمیناً ۲۰ کروڑ سال میں ایک چکر مکمل کر لیتا ہے۔ اور سب کچھ ایک قانون کے ماتحت ہونا ایک غالب اور علم والی ہستی کی نشان دہی کرتا ہے۔ قرآن مجید نے فرمایا:۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۔ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ کَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ۔

اور سورج ایک مقررہ جگہ کی طرف چلا جا رہا ہے۔ یہ غالب اور علم والے خدا کا مقرر کردہ قانون ہے اور چاند کو دیکھو کہ ہم نے اس کے لئے منزلیں مقرر کی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اِن منزلوں پر چلتے چلتے ایک پُرانی شاخ کے مشابہ ہو کر پھر لوٹ آتا ہے (سورہ یٰسین ۲۶۰)

نیوٹن نے قوتِ کشش کی تحقیق کی تھی۔ لیکن چاند کی بعض حرکات کا مطالعہ اُن کے دماغ کو تھکا دیتا تھا۔ بعد میں بڑے بڑے حساب دانوں نے چاند کے حرکات کا گہرا مطالعہ کیا اور وہ LUNAR THEORY کو اعلیٰ معیار پر لے آئے۔ اور ہمارے زمانہ میں تو انسان چاند تک سفر کر کے پہنچنے میں بھی کامیاب ہو چکا ہے۔ اور ہم نے "وخلقنا لھم من مثلہ ما یرکبون" کا عظیم الشان نشان دیکھ لیا ہے۔

چاند اپنی پوزیشن کے لحاظ سے سورج کی روشنی کو کبھی زیادہ REFLECT کرتا ہے۔ اور کبھی کم اور چاند کی مختلف صورتیں بھی اپنے خالق کی یاد دلاتی ہیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ اُن کو صحت والی لمبی عمر دے) اللہ تعالیٰ کی نسبت اپنی ایک نظم میں فرماتی ہیں۔ ؎

میرا نور شکلِ ہلال میں میرا حُسن بدرِ کمال میں
کبھی دیکھ طرزِ جمال میں کبھی دیکھ شانِ جلال میں
رگِ جاں سے ہوں میں قریب تر ترا دل ہے کس کے خیال میں
مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

الغرض ایک طرف کائناتِ عالم کی وسعتیں اور رفعتیں عقل کو دنگ کر رہی ہیں تو دوسری طرف اُس کائناتِ عالم میں ایک نظام کا پایا جانا ہمیں مزید فکر کی دعوت دیتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلامی اصول کی فلاسفی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"پھر ایک اور دلیل اپنی ہستی پر یہ دی جیسا کہ فرماتا ہے لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَھَآ اَنْ تُدْرِکَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّھَارِ وَکُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ (یٰسین) یعنی آفتاب چاند کو نہیں پکڑ سکتا۔ اور رات جو مظہر ماہتاب ہے دن پر جو مظہر آفتاب ہے کچھ تسلط کر سکتی ہے۔ یعنی کوئی ان میں سے اپنی حدود مقررہ سے باہر نہیں جاتا۔ اگر ان کا در پردہ کوئی مدبّر نہ ہو تو یہ تمام سلسلہ درہم برہم ہو جائے۔ یہ دلیل ہیئت پر غور کرنے والوں کے لئے نہایت فائدہ بخش ہے۔ کیونکہ اجرام فلکی کے اتنے بڑے اور عظیم الشان اور بے شمار گولے ہیں جن کے تھوڑے سے بگاڑ سے تمام دنیا تباہ ہو سکتی ہے۔ یہ کیسی قدرتِ حق ہے کہ وہ آپس میں نہ ٹکراتے ہیں نہ بال بھر رفتار بدلتے اور نہ اتنی مدت تک کام دینے سے کچھ گھسے اور نہ ان کے کلوں پرزوں میں کچھ فرق آیا۔ اگر سر پر کوئی محافظ نہیں تو کیونکر اتنا بڑا کارخانہ بے شمار برسوں سے خود بخود چل رہا ہے۔ انہی حکمتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ دوسرے مقام پر فرماتا ہے۔ اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ یعنی کیا خدا کے وجود میں شک ہو سکتا ہے؟ جس نے ایسے آسمان اور ایسی زمین بنائی۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۶۲)

سائنس کی بنیاد اس بات پر ہے کہ کائنات عالم میں نظام پایا جاتا ہے۔ نیوٹن نے معلوم کیا کہ قوتِ ثقل جس کے تحت ایک سیب درخت سے نکل کر زمین پر گرتا ہے وہی قوتِ ثقل چاند کو زمین کے گرد چلانے کا موجب ہے۔ سورج کے گرد تمام سیارے اس قوتِ ثقل کے ماتحت چلتے ہیں اور نظام شمسی سے بالا نظام جو کہکشاں کا نظام ہے وہاں بھی تمام تارے اصول کے ماتحت کہکشاؤں میں گھوم رہے ہیں۔

سب کچھ ایک اصول اور حساب کے ماتحت ہوتا ہے۔ چنانچہ علم ہیئت کو ترقی دینے کے لئے لوگوں نے MATHEMATICS میں گہری دلچسپی لی۔ اجرام فلکی اصول سے چلتے ہیں۔ اس وجہ سے تو انسان اتنی کثیر رقم خرچ کر کے چاند تک پہنچنے کا پروگرام بنا سکا ہے۔ اور اس کی LABARATARY مریخ تک پہنچ گئی۔ اگر اندھا دھند معاملہ ہوتا تو وہ کیسے ہمت کر سکتا۔

اب میں نظام کے پائے جانے کی ایک تاریخی مثال پیش کرتا ہوں۔ سورج کے گرد جو سیارے گھوم رہے ہیں ان میں عطارد، زہرہ، مریخ، مشتری اور زحل کو تو لوگ زمانہ قدیم سے جانتے ہیں اٹھارویں صدی میں ہرشل سیارہ (URANUS) دوربین کی مدد سے معلوم کیا گیا۔ لوگوں نے URANUS کی حرکت کا غور سے مطالعہ کیا تو پتہ چلا کہ اس کی حرکت نیوٹن کی معلوم کردہ قوتِ ثقل کے مطابق نہیں۔ اس سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی اور سیارہ ہو جس کو ہم اب تک نہیں جانتے اور اس کی کشش کی وجہ سے مشاہدہ اور تھیوری میں فرق آ رہا ہے۔ چنانچہ دو ہیئت داں ایک Adams انگلستان میں اور دوسرے Leverrier فرانس میں بعض ضروری حسابات کئے کہ اگر واقعی کوئی سیارہ ہے جسے ہم نہیں جانتے ہیں تو اس کی motion کیا ہونا چاہیئے۔ اور اپنے حسابات کی روشنی میں انہوں نے ایک جرمن ہیئت داں Galle جو دوربین پر کام کیا کرتے تھے ان کو انہوں نے اطلاع دی کہ ہمارے حسابات کی رو سے ضرور ایک سیارہ ہے جو URANUS سے بھی زیادہ دور ہے۔ تم اپنے دوربین سے آسمان کے فلاں حصہ کو فلاں وقت پر دیکھو تو تم کو نیا سیارہ نظر آئیگا جس سے دنیا اب تک ناآشنا ہے۔ چنانچہ ۲۳ر ستمبر ۱۸۴۶ء کو GALLE نے جب دوربین سے دیکھا تو وہ سیارہ وہاں موجود تھا۔ اس کا نام NEPTONE رکھا گیا تو یہ ایک مثال ہے کہ حساب کے ذریعہ تحقیق کر کے ایک نئے کرّے کا پتہ چلا اور بعد میں دوربین نے اس کی تصدیق بھی کر دی۔ (باقی)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلعم

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ لیکن بوجہ عدم گنجائش ان کی اشاعت سے معذرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

(۱) جماعت احمدیہ تیما پور۔ نہبلی۔ لجنہ اماء اللہ شیموگہ۔

ڈھاکہ میں جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش کا ۵۴واں سالانہ جلسہ

منعقدہ ۴، ۵، ۶ مارچ ۱۹۷۷ء پانچ افراد کا قبولِ احمدیت

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی احمد صادق محمود صاحب مربی سلسلہ ڈھاکہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کا ۵۴ واں سالانہ جلسہ مقررہ تاریخوں میں دار التبلیغ ڈھاکہ کے وسیع میدان میں سابقہ روایت کے مطابق حد درجہ کامیابی و کامرانی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

جلسہ گاہ کو سائبان اور قناتوں اور جاذبِ نظر اسٹیج کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا اور لاؤڈ سپیکر اور کرسیوں کا عمدہ انتظام تھا۔ شاہ راہ کے سامنے دار التبلیغ کے بڑے گیٹ پر بنگلہ دیش انجمن احمدیہ کے نمایاں سائن بورڈ کے ساتھ خوبصورت جلی حروف میں اس جلسہ کا بینر آویزاں کیا گیا۔ اور شب کو گیٹ اور مسجد پر دلآویز چراغاں کا بھی انتظام تھا۔ اٹھارہ ہزار ہینڈ بل اور ساڑھے چار ہزار دعوتی کارڈوں کی تقسیم اور اخبار میں خبر کی اشاعت کے ساتھ جلسہ کی دعوت قبل از وقت ملک بھر میں پہنچائی گئی۔ مقررہ تاریخ سے تین روز قبل ہی ملک کے تمام اطراف میں واقع جماعتوں سے مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے عین وقت پر دار التبلیغ اللہ د رسولؐ اور اس کے مسیح موعودؑ کے مہمانوں سے بھرپور نظر آنے لگا۔ الحمد للہ۔

پہلا اجلاس

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۷۷ء اڑھائی بجے جلسہ کے آغاز سے قبل نماز جمعہ ادا کی گئی۔ خطبہ جمعہ میں محترم امیر صاحب بنگلہ دیش جماعت احمدیہ نے سالانہ جلسہ کی اغراض و مقاصد جو حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمائے ہیں تفصیل سے ان پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو ان پر پوری طرح کاربند ہونے اور فائدہ اٹھانے کی تلقین کی۔ جلسے کا آغاز جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش کے امیر محترم مولوی محمد صاحب کی صدارت میں خاکسار احمد صادق محمود مربی سلسلہ کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ اور درّثمین سے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نظم مکرم مولوی سلیم اللہ صاحب معلّم نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ اہم و ایمان افروز پیغام جو حضور نے جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش کے بھائیوں اور بہنوں کے نام از راہ شفقت ارسال فرمایا تھا پڑھ کر سنایا اس مقدس پیغام کا بنگلہ ترجمہ بھی مقامی سب دوستوں کی سہولت کے لئے کثیر تعداد میں چھپوا کر حاضرین جلسہ میں تقسیم کر دیا گیا تھا پھر اس بنگلہ ترجمہ کو محترم امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق جناب بی ایم عبد الستار صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ اجتماعی دُعا کی گئی۔ ازاں بعد محترم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں دوستوں کو حضور امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دو نیک خواہش وارشاد پہنچاتے ہوئے انہیں عملی جامہ پہنانے کی غرض سے دو اہم تحریکات پیش کیں۔ انہوں نے بتایا کہ سات سال کے وقفہ کے بعد گذشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے دوران آپ نے بنگلہ دیش کی جماعتوں سے ان دو خواہشوں کا اظہار فرمایا تھا۔ اوّل یہ کہ ڈھاکہ دار التبلیغ میں زیر تعمیر مسجد کی تکمیل کی جائے۔ دوم یہ کہ دوست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بنگلہ دیش کے سفر کے ارادہ کو باحسن عملی جامہ پہنائے جانے کے سلسلہ میں بالالتزام خصوصی دعائیں کریں۔ محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں جماعت کے سامنے تعمیر مسجد اور حضور کے استقبال کی تیاری کے پیش نظر ساڑھے تین لاکھ روپے کی دو تحریکات پیش کیں۔ اس رقم میں سے اڑھائی لاکھ روپے مسجد کی نچلی منزل کے بقیہ حصّہ اور دوسری منزل کی تعمیر پر خرچ ہونگے۔ اس رقم کی ادائیگی کی ذمہ داری بنگلہ دیش لجنہ اماء اللہ کی ممبرات پر ڈالی گئی۔ جو زیورات اور رقم کی صورت میں ادا کر کے یہ عظیم سعادت حاصل کریں گی۔ بقیہ ایک لاکھ کی رقم جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش کے مرد حضور اقدس کے استقبال کی غرض سے ادا کریں گے۔ ان میں سے ہر کمانے والے کو اپنی ایک ماہ کی آمدنی کا نصف ماہ جون کی ۱۰ تاریخ کے اندر ادا کرنی ہوگی۔ اور لجنہ کو اپنی قربانیاں ماہ اپریل کے اندر پوری کرنے کی تلقین کی گئی۔ دوست دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ اپنی قدرت و رحمت سے اپنے سلسلہ کی ضروریات خود پوری فرمائے اور احباب کو کما حقہ قربانی پیش کرنے کی توفیق دے اور غلبۂ اسلام کی غرض سے حضور کے تمام نیک ارادوں کو جلد تکمیل تک پہنچائے۔ آمین۔

ازاں بعد چیئرمین جلسہ کمیٹی جناب وزیر علی صاحب نے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا اور مختلف مقامات سے آمدہ پیغامات جو اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دعاؤں اور نیک تمناؤں پر مشتمل تھے پڑھ کر سنائے۔ یہ پیغامات سوئٹزرلینڈ، ویسٹ جرمنی، نائیجیریا، غانا، سیرالیون، انڈونیشیا اور پاکستان کی جماعتوں کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔

ازاں بعد مقررہ پروگرام کے مطابق سیرۃ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہور امام مہدی علیہ السّلام اور چودھویں صدی کی اہمیت، اکناف عالم میں غلبۂ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات و عقائد جماعت احمدیہ کے موضوعوں پر علی الترتیب جناب مقبول احمد خاں صاحب مقامی امیر ڈھاکہ جماعت، خاکسار احمد صادق محمود مربی سلسلہ ڈھاکہ اور جناب محمد خلیل الرحمٰن صاحب نائب صدر بنگلہ دیش مجالس خدام الاحمدیہ اور مولوی مجیب اللہ صاحب صدر مربی نے بنگلہ زبان میں تقاریر کیں۔ سب تقاریر اللہ تعالیٰ کے فضل سے معلومات سے پُر اور مدلل و مؤثر تھیں۔ اور سامعین نے انہیں بہت دلچسپی کے ساتھ سماعت فرمایا الحمد للہ۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس مورخہ ۵ مارچ بروز ہفتہ بعد نماز ظہر و عصر ۲-۳۰ بجے سہ پہر بصدارت جناب مقبول احمد خان صاحب مقامی امیر ڈھاکہ جماعت تلاوت قرآن کریم کے ساتھ شروع ہوا جو مکرم مولوی فاروق احمد صاحب مربی احمد نگر نے کی۔ بعدہٗ جناب نور الٰہی صاحب نے خوش الحانی سے بنگلہ نظم پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں ضرورتِ مذہب اور اسلام، دجال اور یاجوج و ماجوج، ایثار و قربانی، برکات خلافت اور ایمان و عمل کے اہم موضوعوں پر علی الترتیب مکرم جناب امیر حسین صاحب مکرم مولوی فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ مکرم جناب علی قاسم خان چودھری صاحب مکرم جناب مصلح الدین خادم صاحب اور مکرم جناب بی ایم عبد الستار صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ ہر تقریر بفضلہ تعالیٰ پُر از معلومات و مؤثر تھی اور سامعین نے توجہ سے سنی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر تحریکات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے موضوع پر محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلہ دیش نے فرمائی۔ انہوں نے احادیث، حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئیوں کی روشنی میں نافلۂ موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے مقام و مرتبہ پر کچھ تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد غلبۂ اسلام کے لئے آپ کی جاری فرمودہ اہم و بابرکت تحریکات اور ان کے نیک نتائج کو نہایت ہی مؤثر رنگ میں بیان فرمایا۔ اور جماعت کو ان پر پوری طرح کاربند ہونے کی تلقین فرمائی۔ اس اجلاس میں ایک تقریر کے سوا سب تقاریر بنگلہ زبان میں ہوئیں۔

تیسرا اجلاس

جلسے کا تیسرا اجلاس مورخہ ۶ مارچ ۱۹۷۷ء بروز اتوار صبح ساڑھے آٹھ بجے مکرم ڈاکٹر عبد الصمد خان صاحب چودھری نائب امیر بنگلہ دیش جماعت احمدیہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم مولوی محب اللہ صاحب مربی سلسلہ سندربن ضلع کھلنا نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعدہٗ جناب بی۔ ایم عبد الستار صاحب نے درّثمین سے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں قرآن کریم کی عظمت و فضیلت، اقامتِ نماز اور قبولیتِ دعا، سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ، کارنامے حضرت مصلح موعودؓ اور وفاتِ عیسیٰؑ کے موضوعوں پر علی الترتیب الحاج جناب احمد توفیق چودھری صاحب، مکرم مولوی سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ برہمن باڑیہ، جناب غلام احمد خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چٹاگانگ جناب عبید الرحمٰن صاحب بھبیاں اور مکرم مولوی سلیم اللہ صاحب معلم سلسلہ نے تقاریر فرمائیں۔ اور ہر تقریر بفضلہ تعالیٰ مدلل و مؤثر رہی۔ اور نہایت دلچسپی کے ساتھ حاضرین مجلس نے سماعت فرمائی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

چوتھا اجلاس

چوتھا اجلاس جو اختتامی اجلاس تھا زیر صدارت مکرم جناب غلام احمد خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چٹاگانگ بوقت ۲-۳۰ بجے سہ پہر تلاوت قرآن پاک کے ساتھ شروع ہوا جو مکرم مولوی سید اعجاز احمد صاحب مربی نے کی۔ بعدہٗ جناب بی۔ ایم عبد الستار صاحب کلام محمود سے نظم پڑھ

کرسنائی - بعد ازاں خدمتِ دین، حقوق اللہ وحقوق العباد، ہستی باری تعالیٰ کے موضوعوں پر علی الترتیب مکرم خوندکار صلاح الدین صاحب، مکرم ڈاکٹر عبد الصمد خان چودھری صاحب اور مکرم شاہ مستفیض الرحمٰن صاحب نے تقاریر کیں - ہر تقریر بفضلہ تعالیٰ مدلل و موثر تھی جو سامعین نے بہت توجہ و اشتیاق کے ساتھ سنیں - بعد ازاں جناب حبیب اللہ صاحب نے درثمین سے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھ کر سنائی - بعدہٗ محترم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش نے اختتامی خطاب فرمایا جو نہایت پُرمغز اور ایمان افروز تھا - آپ نے نہایت دلنشیں طور پر سب مہمانوں اور حاضرینِ مجلس اور منتظمین و معاونین اور مالی و جانی ہر رنگ میں قربانی خدمت پیش کرنے والے تمام احباب کا شکریہ ادا فرمایا اس ضمن میں آپ نے کہا کہ میں دوستوں کی تعریف نہیں کرنا چاہتا تمام تعریف اور شکریہ کا مستحق محض اللہ تعالیٰ کی ذات ہے میں نے اسی اصل قدردان اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنے دوستوں کی خدمت و قربانی کو قبولیت کے لئے پیش کیا ہے اور نیک جزاء کے لئے دُعا کی ہے اور کرتا رہونگا - آپ نے عالمی حالات اور ان میں حیرت انگیز تغیرات کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی بعض زبردست واضح پیشگوئیوں اور انکی تکمیل پر روشنی ڈالتے ہوئے اس پس منظر میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ غلبۂ اسلام کے میدان میں کارہائے نمایاں اور ہماری اہم ذمہ داریوں کی نہایت موثر رنگ میں وضاحت فرمائی - بعدہٗ چیئرمین جلسہ کمیٹی جناب وزیر علی صاحب نے الوداعی تقریر میں سب احباب کا شکریہ ادا کیا - اور سیکرٹری جلسہ کمیٹی جناب شمس الرحمٰن صاحب نے دعائیہ درخواستوں کا اعلان فرمایا پھر محترم امیر صاحب کی قیادت میں اجتماعی طور پر اختتامی دعا نہایت درد و سوز کے ساتھ کی گئی جس کے بعد غروبِ آفتاب پر یہ نہایت درجہ بابرکت سہ روزہ سالانہ جلسہ اختتام پذیر ہوا - الحمدللہ -

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے اس سالانہ جلسے میں بنگلہ دیش کے تمام اضلاع سے دور و نزدیک کی سب جماعتوں سے بھاری تعداد میں احمدی مرد و زن سفر کی کافی صعوبتیں اور اخراجات برداشت کر کے شریک جلسہ ہوئے اور ان بابرکت ایام سے بھرپور فائدہ اُٹھایا - مذکورہ چار اجلاسوں کے علاوہ باجماعت نماز تہجد، بعد نماز فجر قرآن مجید کے درس دو شبینہ (انصار و خدام کے) تربیتی اجلاس اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر تبلیغی مساعی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے عقائد و تعلیم و تنظیم پر روشنی ڈالنے والے چارٹوں اور تصویروں پر مشتمل نمائش بھی منعقد ہوئی - علاوہ ازیں مورخہ ۵ مارچ کو صبح ۸ بجے سے بارہ بجے تک احمدی مستورات کا جلسہ ان کے احاطہ میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا جس میں محترم امیر صاحب بنگلہ دیش نے افتتاحی تقریر فرمائی - علاوہ ازیں مستورات کے لئے مردوں کے سب اجلاسوں کی تقاریر اپنے باپردہ احاطہ میں بیٹھ کر سننے کا ہمہ وقت انتظام رہا - علاوہ ازیں تمام جماعتوں کے پریذیڈنٹ و سیکرٹری صاحبان کا بھی ایک علیحدہ اجلاس مورخہ ۵ مارچ کو بعد نماز فجر و درسِ قرآن محترم امیر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تمام جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کی اپنی اپنی جماعتوں کی مساعی و حالات پر مشتمل رپورٹیں سنی گئیں اور آخر میں مکرم نائب امیر صاحب اور پھر محترم امیر صاحب نے مؤثر خطابات فرمائے -

امسال دوستوں کی حاضری سابقہ تمام سالوں سے نمایاں طور پر بڑھی ہوئی تھی - جلسہ میں سامعین کی مجموعی تعداد پانچ ہزار سے اوپر تھی - مرکز سے متوقع بزرگان کا ناگزیر حالات کی بناء پر نہ آسکنے کا سب کو ہی افسوس رہا - یہ امر بھی خاص طور پر محسوس کیا گیا کہ دوستوں میں قربانی، تنظیم اور خدمت کا جذبہ ترقی پذیر اور نمایاں کارفرما ہے جماعت کا وہ کمزور طبقہ جو سلسلہ کے کاموں میں پہلے دلچسپی یا تو لیتے ہی نہیں تھے یا بہت کم لیتے تھے وہ بھی چندوں اور جلسہ کے دیگر پروگراموں میں بشوق حصہ لینے لگے اور جماعت سے ان کا قلبی لگاؤ پیدا ہو گیا - الحمدللہ - غیر از جماعت احباب بھی کثرت سے شریک جلسہ ہوئے بفضلہ تعالیٰ اس جلسہ کے نتیجہ میں پانچ بیعتیں اور تین نکاح پڑھے گئے - الحمدللہ -

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ انصار، خدام، اطفال و لجنہ نے اس دفعہ جلسہ سے تعلق رکھنے والے تمام انتظامی خدمات نمایاں ذوق و شوق اور بہتر تنظیم کے ساتھ سرانجام دیئے - الحمدللہ -

بعد جلسہ مورخہ ۷ مارچ ۱۹۷۷ء کو بعد نماز عصر مربی و معلّمین کا ایک ضروری اجلاس محترم امیر صاحب بنگلہ دیش کی صدارت میں منعقد ہوا - جس میں مربیان و معلّمین کے کاموں کا جائزہ لینے (ان کی طرف سے زبانی رپورٹ پیش کئے جانے) کے علاوہ مکرم سیکرٹری اصلاح و ارشاد جناب علی قاسم خان چودھری صاحب، مکرم جنرل سیکرٹری جناب وزیر علی صاحب، مکرم سیکرٹری تحریک جدید جناب محمد خلیل الرحمٰن صاحب اور بالآخر محترم امیر صاحب نے پُرمغز و مؤثر خطاب فرمائے -

بہت سی مقامی اخبارات نے روزانہ ہمارے جلسہ کے متعلق عمدہ پیرایہ میں خبر شائع کی نیز ریڈیو بنگلہ دیش ڈھاکہ نے اپنے ایک مقامی خبروں کے نشریہ میں ہمارے جلسہ کے انعقاد کی خبر نشر کی - جزاھم اللہ احسن الجزاء - اسی طرح مقامی ملکی انتظامیہ کی طرف سے بھی ہمارے جلسہ کے بلا روک ٹوک انعقاد کے سلسلہ میں ہر طرح تعاون کیا گیا جس کے لئے محترم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں انتظامیہ کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا -

مورخہ ۳ مارچ ۱۹۷۷ء بروز جمعرات سرکاری طور پر یوم النبی صلعم ہونے کی بناء پر دار التبلیغ مسجد میں بعد مغرب سیرۃ النبیؐ کا ایک جلسہ منعقد کیا گیا - سالانہ جلسہ کے لئے اس وقت تک کافی تعداد میں مہمان پہنچ چکے تھے - محترم امیر صاحب کی صدارت میں قرآن پاک کی تلاوت اور نعت رسولؐ کے ساتھ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی بعد ازاں خاکسار احمد صادق محمود مربی سلسلہ نے اسوۂ حسنہ کے موضوع پر ایک مفصل تقریر کی بعدہٗ مکرم شاہ مستفیض الرحمٰن صاحب نے مقامِ محمدیہ کے موضوع پر ایک مدلل تقریر کی - بعدہٗ محترم امیر صاحب نے سیرۃ النبیؐ پر ایک جامع و موثر تقریر فرمائی - اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ یوم النبیؐ اختتام پذیر ہوا - الحمدللہ -

اَخبارِ قادیان

★ — مسجد مبارک قادیان میں محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی باقاعدہ حدیث بخاری شریف کا درس دے رہے ہیں اور احباب و مستورات بڑے ذوق و شوق سے اس میں شریک ہو رہے ہیں -

★ — مکرم انس احمد صاحب خالد لندن سے مع اہلیہ و بچہ مورخہ ۲۳/۳ کو زیارتِ مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۶/۳ کو واپس تشریف لے گئے (موصوف مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد کے قریبی رشتہ داروں میں سے ہیں) -

★ — مورخہ ۲۸/۳ کو اللہ تعالیٰ نے عزیز مکرم مبارک احمد صاحب کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے - نومولود مکرم قاضی عبد الحمید صاحب درویش کا پوتا اور مکرم قریشی محمد الطاف صاحب امروہہ کا نواسہ ہے - اللہ تعالیٰ زچہ و بچہ کو صحت و سلامتی اور نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے آمین -

★ — مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب آف امریکہ (متوطن حیدر آباد) (جو ان دنوں اپنے دیگر عزیزوں کے ساتھ قادیان تشریف لائے ہوئے ہیں) احمدیہ شفاخانہ میں مریضوں کو دیکھنے کے لئے وقت دے رہے ہیں اور مفید مشورے دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر عطا کرے - آمین -

★ — مکرم عبد الرحیم یونس صاحب کراچی سے مورخہ ۲۶/۳ کو اور مکرم قاضی محمد اکبر صاحب کینیڈا سے مورخہ ۲۷/۳ کو ...... زیارتِ مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے -

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲/۳ کو میری بیٹی عزیزہ منورہ سلطانہ اہلیہ مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب لاہور کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے - نومولود مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب آف منگولے (سیالکوٹ) کا پوتا ہے -

اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی دے اور نیک اور خادمِ دین بنائے آمین -

خاکسار - چوہدری سعید احمد درویش -

درخواست ہائے دُعا

۱ - خاکسارہ نے امسال فریضہ حج ادا کیا اور وہاں پیر میں موچ آگئی لیکن اس کے باوجود ارکان ادا کئے - جب سے واپس آئی ہوں اسہال کی شکایت ہے نیز پیر کی موچ بھی ٹھیک نہیں ہوئی - اور میری والدہ صاحبہ نے تاحال حق قبول نہیں کیا - اور حج بھی کرنا چاہتی ہیں - میری کامل صحت کے لئے نیز والدہ صاحبہ کو حق نصیب ہونے کے لئے اور میرے دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے احبابِ جماعت سے درخواستِ دُعا ہے -

خاکسارہ نے حج کی خوشی میں ۵/- روپے درویش فنڈ ۲/- روپے شادی فنڈ اور ۲/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں - خاکسارہ — ثروت جبیں -

۲ — برادرم مکرم سید عبد الغنی صاحب بھاگلپور بہار کی والدہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں احباب جماعت سے موصوفہ کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر پانے کے لئے درخواست دُعا ہے -

خاکسار - محمد اکرم قادیان

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان میں یومِ مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ میں عظیم الشان جلسہ

حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت طیبہ اور آپ کے کارہائے نمایاں وغیرہ کے متعلق علماءِ سلسلہ کی تقاریر

رپورٹ مرسلہ:- مکرم عبدالرحیم صاحب، دیانت سیکرٹری تبلیغ و تربیت ـــــ مرتبہ جاوید اقبال اختر

قادیان: ۲۳ امان (مارچ) آج مقامی طور پر قادیان میں یوم مسیح موعود علیہ السلام اپنی پوری شان کے ساتھ منایا گیا - چنانچہ آج صبح ۸½ بجے مسجد اقصیٰ میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ امیر مقامی کی زیرِ صدارت ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد خاکسار جاوید اقبال اختر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر

۲۳ مارچ یوم مسیح موعود علیہ السلام کی تاریخی اہمیت اور اس کا پس منظر

کے زیرِ عنوان مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ نے کی - آپ نے حدیث نبوی صلعم بَدَءَ الاسلام غریباً وسیعود غریباً فطوبیٰ للغرباء اور لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے آنحضرت صلعم نے ایک مامور کی آمد کی پیشگوئی کی تھی - اور ساتھ ہی اسی مہدی اور مسیح کو سلام کا تحفہ پہنچایا تھا آج کے تاریخی دن اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا آغاز ہوا۔ اور جماعت احمدیہ کی داغ بیل ڈالی گئی - مقرر موصوف نے یوم مسیح موعود علیہ السلام کا پس منظر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضور نے اشتہار تکمیل تبلیغ میں دس شرائط بیعت تحریر فرمائے - اور اس کے ساتھ ہی یہ اعلان فرمایا کہ ۲۰ مارچ تک مختلف جگہوں سے لوگ لدھیانے پہنچیں جہاں بیعت کا آغاز کیا جائے گا - چنانچہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو بیعت کا آغاز ہوا اور پہلے دن ۴۰ آدمیوں نے بیعت کی - اور اس طرح احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی بنیاد ڈالی گئی اور وہ ۴۰ آدمیوں کا قافلہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے روز افزوں ترقی کرتے کرتے ساری دنیا پر محیط ہوتا جا رہا ہے -

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب اور مقام -

اس عنوان کے تحت مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید نے تقریر کی - آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل کی حالت کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ہر مذہب ایک ترستی تھی اوتار اور مصلح کی آمد کا منتظر تھا - چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کو تمام مذاہب کے لئے موعود اقوام عالم کے طور پر مبعوث فرمایا - اور اس لحاظ سے آپ کا مقام بہت بلند و بالا ہے اور آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلِ کامل بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے مقام پر سرفراز فرمایا ہے - اور یہ نبوت کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل متابعت کے نتیجہ میں آپ کو ملا ہے - آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات کی روشنی میں اس امر کو واضح کیا کہ آپ کی نبوت سے مراد تشریعی نبوت نہیں بلکہ آپ اُمتی نبی ہیں -

آخر میں آپ نے مختلف علمائے اسلام کے حوالہ جات پیش کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منصب اور مقام کو بیان فرمایا۔

اس کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے خوش الحانی سے نظم سنائی - اس اجلاس کی تیسری تقریر

الہامِ الٰہی مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا -

اس عنوان پر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے تقریر کی سب سے پہلے آپ نے موجودہ زمانے میں اسلام اور مسلمانوں کی زبوں حالی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے نازک دور میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور تمام ادیان پر اس دین متین کو غالب کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا - اور نہایت بے سروسامانی کی حالت میں آپ کو یہ عظیم الشان بشارت دی کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا - موصوف نے اس الہام الٰہی کے پورا ہونے کی کسی قدر تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان کام اور حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچنے اور ایک فعال جماعت کے ذریعہ ہو رہی تبلیغ کا ذکر کیا -

اس اجلاس کی چوتھی تقریر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ

اس عنوان پر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے تقریر فرمائی -

مقرر موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے ۳ سالہ دور کو بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بچپن معصومانہ - جوانی اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں اور تضرعات میں اور نبوت کے مقام پر فائز ہونے کے بعد کا زمانہ اسلام کی خدمت میں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل متابعت میں گزرا - آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی قوتِ قدسیہ - آپؑ کی دینی غیرت اور عشقِ محمدؐ کے متعلق بعض چیدہ چیدہ واقعات ایمان افروز رنگ میں سنائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرتِ طیبہ کی ایک جھلک اچھے رنگ میں پیش فرمائی -

اس کے بعد مکرم مرزا محمود احمد صاحب درویش نے خوش الحانی سے منظوم کلام سنایا -

آخر میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ صدرِ مجلس نے خطاب فرمایا

آپ نے فرمایا کہ آج کا دن جماعت احمدیہ میں یوم مسیح موعود علیہ السلام کے طور پر منایا جاتا ہے اور آج کے دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض - آپ کے مقام اور سیرت کے بارہ میں تقاریر ہوتی ہیں تاکہ جماعت احمدیہ کی نئی نسل کو معلوم ہو کہ وہ جس دور سے گذر رہی ہے اُس سلسلہ میں اُس پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے -

حضرت صاحبزادہ صاحب نے حاضرینِ مجلس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ سب نے تمام تقاریر سُنی ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اور آپ کے مقام کو بیان کیا گیا ہے - آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کے ضمن میں حدیث نبویؐ کا حوالہ دیا کہ میری امت کی مثال بارش کی ہے جس کے متعلق نہیں کہا جاسکتا کہ اُس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا آخری - اس لئے آپ سب کو اپنے مقام کو سمجھنا چاہیئے -

آپ نے اس جلسہ کے منعقد کرنے کی غرض بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ یہ اجلاس اس لئے منعقد کیا جاتا ہے تاکہ نئی نسل کو اس کی اہمیت کا علم ہو سکے - آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی جماعت کی بنیاد ڈالی اور اپنی جماعت کی ایسی تربیت کی کہ جب آپ کے صحابہؓ کا مقام ہی اتنا اونچا ہے - تو اُس آقا اور مسیح موعود علیہ السلام کا مقام کیا ہوگا - آپ نے فرمایا کہ ہم کو آج یہ جائزہ لینا چاہیئے کہ اسلام جس قسم کی قربانی کا ہم سے مطالبہ کرتا ہے کیا ہم وہ قربانی کر رہے ہیں یا نہیں - آپ نے قرآن کریم کو پڑھنے اور پڑھانے اور حدیث نبوی صلعم کا درس سن کر احادیث پر عمل کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی - آخر میں صدرِ محترم نے اجتماعی دعا فرمائی اس کے بعد یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی -

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ سملیہ کے ایک مخلص نوجوان مکرم شفیق احمد صاحب بعمر ۳۰ سال، اچانک بیمار ہو گئے - ہسپتال پہنچایا گیا - مگر وہ جانبر نہ ہوسکے - اور صرف بارہ گھنٹہ کے اندر اندر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے - انا للہ وانا الیہ راجعون -

مرحوم نے ایک بیوہ اور دو بچے یادگار چھوڑے ہیں - احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے - کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے والدین کو اور اُن کی بیوی اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے - آمین

خاکسار - شمس الحق خان معلّم سملیہ -

درخواستِ دعا

میری بڑی لڑکی روبینہ احمد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال آئی - اے - کے فائنل امتحان میں جو ۱۲ اپریل سے شروع ہونے والا ہے - شریک ہو رہی ہے - بزرگانِ جماعت اور درویشانِ قادیان سے عزیزہ موصوفہ کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں -

خاکسار - سید سجاد احمد رانچی -

مرکز میں عوامی حکومت کی تشکیل — بقیہ اداریہ صفحہ ۲

اور جماعت کے اس امتیازی اصول کے مطابق ہر ملک کا احمدی اپنے ملک کی قانونی حکومت کا ہمیشہ ہی وفادار اور پُرامن شہری ہوتا ہے اور اپنے ملک کی تعمیر و ترقی میں حصّہ لینا جہاں اُس کے اچھے شہری ہونے کے لحاظ سے ضروری ہوتا ہے وہاں ایک احمدی ہونے کے ناطے اُس کے مذہب اور عقیدہ کا لازمی تقاضہ ہوتا ہے۔ جسے وہ کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کرسکتا۔

پس تیس سالہ کانگریسی حکومت کا دَور ختم ہوجانے کے بعد اب جبکہ آئینی طور پر مرکز میں نئی عوامی حکومت قائم ہوگئی ہے۔ ہم اس کا سواگت کرتے ہوئے دُعاگو ہیں کہ خداتعالےٰ ان سب دوستوں کو ملک و ملّت کی احسن طور پر خدمت بجالانے کی توفیق دے۔ اور ہمارا ملک سب ملک واسیوں کی ملی جُلی کوششوں اور بھرپور تعاون کے ساتھ دنیا میں سربلند رہے اور تعمیر و ترقی کی منازل طے کرتا چلا جائے — !!

ہمارا قومی اخبار

بدر

اخبار بدر ہماری جماعت کا قومی آرگن ہے۔ اس کی توسیعِ اشاعت ایک قومی فریضہ ہے۔ جس کی ادائیگی جماعت کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔ احبابِ جماعت کو بدر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ احمدیت و اسلام کی آواز زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچتی رہے۔

پس اپنی قومی آواز کو مضبوط بنائیے۔ کوئی احمدی گھرانہ ایسا نہ ہو جس میں اخبار بدر نہ پہنچتا ہو۔ نیز زیرِ تبلیغ دوستوں، لائبریریوں اور کالجوں کے (ریڈنگ روم کے) نام اسے جاری کرایا جائے۔

اخبار بدر کا سالانہ چندہ پندرہ روپیہ (RS. 15/-) ہے لیکن اگر احمدی دوست اپنے غیراز جماعت احباب کے نام یا دوسرے احباب اپنے نام سے بدر جاری کرائیں تو رعائتی طور پر نصف شرح سے جاری کیا جائیگا۔

اس اعلان کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ کے صدر صاحبان، مبلغین کرام اور دوسرے احباب سے درخواست ہے کہ وہ توسیعِ اشاعت بدر کے لئے اپنے حلقہ میں پُرزور کوشش فرمائیں۔ خداتعالےٰ آپ سب کا مددگار ہو۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز مصنوعات۔

۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔

۳۔ عیسٰی مُبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر

خط و کتابت کا پتہ:۔

THE KERALA HORNS EMPORIUM
T.C. 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE NO. 2351
P.B. NO. 128
CABLE:- "CRESCENT"

درخواستِ دُعا

میری بیٹی عزیزہ عفّت محمود جو ساڑھے تین سال کی عمر کی ہے، اس کا آپریشن ہونے والا ہے۔ احبابِ جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس آپریشن کو کامیاب کرے اور اسے چلنے کے قابل بنا دے۔ آمین۔ خاکسار: ابوالبرکات۔ نیویارک

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ کی تصانیف!

1. تاریخ القرآن
2. احکام القرآن
3. حکمۃ الرحمٰن فی آیات القرآن
4. تفہیم القرآن
5. مثال القرآن
6. نادر و نایاب تحریریں
7. مکتوبات احمدیہ حصّہ پنجم
8. تعلیم العقائد والاعمال بر خطبات
9. حیاتِ احمد علیہ السّلام سنہ ۱۸۸۴ء تا سنہ ۱۸۸۸ء
10. " " " سنہ ۱۸۸۹ء تا سنہ ۱۸۹۳ء
11. " " " سنہ ۱۸۹۳ء تا سنہ ۱۸۹۷ء
12. " " " سنہ ۱۸۹۸ء تا سنہ ۱۹۰۰ء
13. " " " سنہ ۱۹۰۰ء تا سنہ ۱۹۰۲ء

نوٹ:۔ کارڈ آنے پر فہرست کتب مفت ارسال کی جائیگی۔

خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر فرمائیے!

YUSUF AHMAD ALLADIN
ALLADIN BUILDINGS
SAROJINI DEVI ROAD
SECONDERABAD. (A. P)

VARIETY

CHAPPAL PRODUCTS KANPUR

Phones: 52325/52686-P.P.

ورائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پر

چپل پروڈکٹس کانپور

لیدر سول و ربر شیٹ کے سینڈل

زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز ←

(کمنہیا بازار — ۲۹/۴۲)

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS

آٹو ونگس

32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS — 600004
PHONE. 7636.

تازہ وضاحت بابت انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

جملہ احباب جماعت اور خصوصاً عہدیداران سابقہ اور نئے منتخب کئے جانے والے عہدیداران کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ بزرگان کی طرف سے سہ سالہ انتخاب برائے سال ۱۹۷۷ء-۸۰ء اور اسی طرح سہ سالہ انتخابات برائے ۱۹۸۰ء-۸۳ء کے متعلق مندرجہ ذیل تازہ وضاحت موصول ہوئی ہے۔ اس وضاحت کی روشنی میں سہ سالہ انتخابات برائے ۱۹۷۷ء-۸۰ء کی کارروائی کی تکمیل کرواکر اپنی رپورٹیں نظارت ہذا میں جلد بھجوادی جائیں تاکہ جلد از جلد ان کی منظوری بھجوائی جا سکے۔ رپورٹ میں خاص طور پر اس اعلان کا حوالہ دیکر لکھا جائے کہ اس میں مندرجہ ہدایات کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ارشاد یہ ہے:-

"سہ سالہ انتخابات (۱۹۷۷ تا ۱۹۸۰ء) میں صدر جماعت کے لئے لازمی ہے کہ وہ قرآن مجید ناظرہ جانتا ہو۔ اور اگلے تین سالوں میں وہ خود قرآن مجید باترجمہ پڑھے اور اپنی جماعت کے ۳۳ فیصدی افراد کو قرآن مجید ناظرہ پڑھائے تو آئندہ (۱۹۸۰ تا ۱۹۸۳ء) کے سہ سالہ انتخاب میں صدر منتخب ہو سکے گا۔ لیکن موجودہ ہونے والے سہ سالہ انتخاب کے لئے صرف صدر جماعت کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ قرآن مجید ناظرہ جانتا ہو۔ اگر کسی جماعت میں ایسا صدر منتخب ہو جائے جو قرآن مجید ناظرہ بھی نہ جانتا ہو۔ مگر دیگر وجوہ کی بناء پر وہ صدر بننے کا اہل ہو۔ تو اس سے یہ عہد لیا جائے۔ کہ وہ اس عرصہ میں قرآن مجید ناظرہ پڑھ لے۔"

امید ہے کہ امراء اور صدر صاحبان اس وضاحت کی روشنی میں اپنی اپنی جماعت کے عہدیداران کے انتخاب کی کارروائی کی جلد تکمیل کرائیں گے۔ اور مبلغین وانسپکٹر صاحبان بھی جہاں جہاں ان کی موجودگی میں انتخاب ہوں۔ اس بات کا خیال رکھیں گے کہ اس وضاحت کے مطابق کارروائی ہوئی ہے اور مرکز کو بھجوائی جانے والی رپورٹ پر وہ اس بات کی تصدیق بھی کریں گی۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ضروری گذارش

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے انتخابات کے سلسلہ میں تازہ وضاحت اسی پرچہ میں دوسری جگہ شائع کی جارہی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عہدیداران کے انتخابات کے سلسلہ میں لگائی گئی پابندیوں میں کچھ نرمی کردی گئی ہے۔ لہٰذا جن جماعتوں کے عہدیداران کا تاحال انتخاب نہیں کرایا گیا ہے۔ وہ مہربانی فرماکر انتخاب کی کارروائی مکمل کرکے جلد از جلد اپنی رپورٹ نظارت ہذا میں بھجوادیں۔ نیز اگر کوئی جماعت سابقہ شرائط کی روشنی میں اپنے انتخاب کی کارروائی پر نظر ثانی کرنا چاہتی ہے تو ایسی جماعتیں بھی اپنی تازہ رپورٹ یکم اپریل ۱۹۷۷ء تک نظارت ہذا میں بھجوادیں تاکہ عہدیداران کی منظوری کے سلسلہ میں جلد ضروری کارروائی کی جا سکے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

موجودہ مالی سال ختم ہو رہا ہے — فوری توجہ کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے — ہندوستان کی متعدد جماعتیں جن کا چندہ بجٹ کے مطابق مرکز میں وصول نہیں ہوا، اُن کی خدمت میں اس کمی کو پورا کرنے کے لئے تحریر کیا جا چکا ہے — لہٰذا احباب جماعت اور عہدہ داران مال کو اب ان بقیہ چند ایام میں فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جن جماعتوں کے پاس وصول شدہ چندہ مرکز میں قابل ترسیل ہے، اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ بلا توقف ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ تاکہ مالی سال ختم ہونے سے قبل چندہ کی رقوم مرکز میں وصول ہو کر جماعتوں کے حساب میں شمار ہو سکے — امید ہے کہ احباب جماعت اور عہدہ داران مال و صدر صاحبان، مالی سال کے ان آخری ایام میں وصولی چندہ جات کے کام کو تیز کرکے تعاون فرمادیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

برائے سال مئی ۱۹۷۷ء تا اپریل ۱۹۸۰ء

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کی آئندہ تین سال کے لئے یعنی مئی ۱۹۷۷ء تا اپریل ۱۹۸۰ء (ہجرت ۱۳۵۶ ہش تا ۱۳۵۹ ہش) نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے۔ اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین!

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱) جماعت احمدیہ لکھنو (یوپی)

صدر جماعت .... مکرم حاجی عبدالقیوم صاحب
نائب صدر و سیکرٹری تبلیغ و تربیت .. " ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب
سیکرٹری مال ... مکرم عبدالقیوم صاحب چکی والے
سیکرٹری امور عامہ ... " سیٹھ بشیر احمد صاحب

(۲) جماعت احمدیہ پینگاڈی (کیرالہ)

صدر جماعت ..... مکرم ایس. وی زین العابدین صاحب
سیکرٹری امور عامہ .. " پی مبارک احمد صاحب بی ایس سی بی.اے
" مال ... " پی. احمد صاحب
" تحریک جدید .. " ایم. کے. مہدی صاحب
" وقف جدید .. " " " " "
سیکرٹری تبلیغ و تربیت - مکرم ماسٹر این کنجی احمد صاحب
جنرل سیکرٹری - " " " "
سیکرٹری تعلیم ... " مولوی سی. پی عبدالقادر صاحب
" ضیافت ... " ایس. وی قمر الدین صاحب
" جائیداد ... " ایم ابراہیم کٹی صاحب
آڈیٹر ... " اے علی کنجی صاحب

(۳) جماعت احمدیہ سمبلیہ (رانچی)

صدر جماعت ... مکرم دربان احمد صاحب
نائب صدر ... " سفیر الدین صاحب
سیکرٹری تعلیم ... " قمر الہدیٰ صاحب
" تبلیغ و تربیت ... " " "
سیکرٹری مال ... مکرم عباس احمد صاحب
" امور عامہ ... " سفیر الدین صاحب
" ضیافت ... " نثار احمد صاحب

ضروری اعلان

امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھارت کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنی اپنی جماعت میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ کا انتخاب برائے سال ۱۹۷۷ء تا ۱۹۷۹ء کرواکر مطبوعہ فارم پر مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء سے قبل بغرض منظوری ارسال فرمائیں۔ اور جس جماعت میں باقاعدہ مجلس ہذا قائم نہیں ہے وہاں قائد کا انتخاب کرواکر مجلس قائم کی جائے۔ اور جس جماعت میں یہ مجلس پہلے سے قائم ہے۔ وہاں بھی نئی مدت کے لئے انتخاب کروالیا جائے۔

شرائط انتخاب قبل ازیں اخبار بدر میں شائع کروائے جاچکے ہیں۔ امید ہے کہ جلد سے جلد ہر جماعت میں باقاعدہ مجلس ہذا قائم کرکے منظوری حاصل کرلی جائیگی

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواست دعا

امسال میری بڑی لڑکی شاہدہ پروین بی ایڈ کا اور چھوٹی بیٹی نعیمہ اختر بی. اے کا امتحان دینے والی ہیں۔ ہر دو کی نمایاں کامیابی اور روشن مستقبل کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسارہ: کبریٰ بیگم نگران ناصرات حیدرآباد